رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری کے لیے پیشن گوئیاں

شاکر حسین خان
ایم۔اے۔(اسلامیات)

ناشر: انجمن اصلاح امت محمدیہ

عنوان: رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری کے لیے پیشینگوئیاں

از قلم: شاکر حسین خان ایم۔اے (اسلامیات)

ریسرچ اسکالر، شعبہ علومِ اسلامی، جامعہ کراچی

صفحات: ۳۲

تعداد: ۲۰۰۰

تاریخ اشاعت: ۵ ربیع الاول ۱۴۲۵ھ/ ۲۶ اپریل ۲۰۰۴ء

ناشر: انجمن اصلاحِ امت محمدیہ، کراچی

اللہ تعالیٰ نے اس دنیائے فانی میں لوگوں کی ہدایت و اصلاح کیلئے تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام کو مبعوث فرمایا۔ ان میں سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام اور آخری نبی جناب محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔

تمام انبیاء کرام علیہ السلام نبی آخر الزمان رحمت عالمیان ﷺ کی آمد کی خوشخبری اپنی اپنی قوموں کو سناتے رہے۔ انبیاء کرام کی مبارک جماعت سے خاتم النبیین محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب سلام اللہ علیہم کے بارے میں عہد لیا تھا، اس عہد کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بڑے پیارے انداز میں بیان فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے واذا خذالله ميثاق النبين لمآ اتيتكم من كتب و حكمة ثم جآء كم رسول مصدق لمامعكم لتؤمنن به ولتنصرنه ط قال ء اقررتم واخذتم على ذلكم اصرى ط قالوا اقررنا ط قال فاشهدو وانا معكم من الشهدين ه فمن تولى بعد ذلك فاولئك هم الفاسقون ه (۱)

ترجمہ: اور جب لیا عہد اللہ نے پیغمبروں سے کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کروں اور پھر تمہارے پاس تشریف لائیں وہ رسول جو تصدیق کریں اس کی جو تمہارے پاس ہے تو تم ضرور ایمان لانا اور ان کی معاونت کرنا، فرمایا کیا تم نے اقرار کیا اور اس اقرار پر میری ذمہ داری لی، سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا، فرمایا تو تم آپس میں گواہ ہو جاؤ اور میں خود تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔ تو جو پھرا اسکے بعد، تو وہی نافرمانوں میں سے ہے۔

جناب سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور انکے بعد جس کسی کو بھی نبوت عطا فرمائی ان سے سید الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کی نسبت عہد لیا اور انبیاء کرام نے اپنی قوموں سے عہد لیا کہ اگر ان کی حیات میں سید عالم ﷺ مبعوث ہوں تو آپ پر ایمان لائیں اور آپ کی نصرت کریں۔ (۲)

ابن ابی حاتم نے اس آیت کے بارے میں بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کے بعد جو بھی نبی بھیجا اس سے یہ میثاق لیا کہ وہ محمد ﷺ پر ایمان لائے اور

ان کی مدد کرے اگر وہ اسکے زمانے میں آئیں ورنہ اپنی امت سے عہد لے کہ وہ حضرت محمد ﷺ پر ایمان لائے اور ان کی مدد کرے۔ (۳)

انبیاء کرام یہ میثاق اپنی اپنی امتوں سے لیتے رہے، سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ آخری نبی جس کے بارے میں تمام انبیاء کرام سے عہد لیا گیا ہے۔ اسے میری اولاد میں مبعوث فرما۔ اور اس دعا کو قرآن مجید میں اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

ربنا واجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا امة مسلمة لک وارنا مناسکنا وتب علینا انت التواب الرحیم ۵ ربنا وابعث فیهم رسولا منهم یتلوا علیهم ایتک ویعلمهم الکتب والحکمة ویزکیهم ط انک انت العزیز الحکیم ۵ (۴)

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار اور بنا لے ہم کو اپنا نیازمند اور ہماری نسل میں سے ایک جماعت تیرے نیازمندوں کی اور سامنے رکھ دے عبادت کے طریقوں کو اور ہم پر توجہ فرما بیشک تو ہی توبہ قبول فرمانے والا بخشنے والا ہے۔ اے ہمارے پروردگار اور ان میں مبعوث فرما ان میں سے ایک رسول جو تلاوت فرمائے تیری آیتیں ان پر اور سکھائے انہیں کتاب اور حکمت اور پاک صاف فرمادے ان کو، بیشک تو ہی غلبہ والا حکمت والا ہے۔

جب سیدنا ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ دعائیں مانگ رہے تھے تو اس وقت آپ کے پیارے فرزند سیدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہ السلام بھی موجود تھے اللہ تعالیٰ نے اپنے ان محبوب بندوں کی دعائیں قبول فرمائیں۔ اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی ہی اولاد میں ایک مسلم امت کو پیدا فرمایا اور انہی نیازمندوں کی جماعت میں نبی آخر الزماں رحمت عالمیاں ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

لقد من اللہ علی المومنین اذبعث فیهم رسولا من انفسهم یتلوا علیهم ایته ویزکیهم ویعلمهم الکتب و الحکمة ط (۵)

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ نے احسان فرمایا ایمان والوں پر، بھیجا ان میں رسول انہیں میں سے، تلاوت فرمائے اللہ کی آیتیں ان پر اور پاک کرے ان کو اور سکھائے انہیں کتاب اور حکمت۔

علامہ ابن جوزی نقل کرتے ہیں کہ حضرت اشعیاء علیہ السلام کی کتاب میں ہے کہ
''عنقریب جنگلوں اور شہروں کو آل قیدار (حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے بیٹے کی اولاد) کے محلات بھر دیں گے جو ہر وقت تسبیح میں مصروف رہیں گے پہاڑوں کی چوٹیوں سے نام خدا کو بلند کریں گے۔ وہی لوگ جو اللہ تعالیٰ کی عزت وتکریم اس کے شایانِ شان کریں گے۔ اور اس کی تسبیح وتقدیس کو بحر وبر میں پھیلائیں گے۔ (٦)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے زبور کے ایک نسخے میں ایک سو پچاس سورتیں دیکھیں جس کی چوتھی سورۃ کے یہ الفاظ تھے۔
''اے داؤد (علیہ السلام) سنو اور سلیمان (علیہ السلام) سے کہہ دو کہ وہ لوگوں کو یہ بات بتا دیں کہ زمین میری ہے میں اس کا وارث محمد ﷺ اور ان کی امت کو بناؤں گا۔ (٧)
اللہ تعالیٰ حضرت داؤد علیہ السلام کو کی گئی نصیحت کو قرآن مجید میں بیان فرماتا ہے۔

ولد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثھا عبادی الصالحون (٨)

ترجمہ: بیشک ہم نے زبور میں نصیحت کے بعد لکھ دیا کہ اس زمین کے وارث میرے نیک بندے ہونگے۔

جناب رسول ﷺ کے متعدد اوصاف توریت وانجیل میں بیان ہوئے ہیں۔
قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے۔

یجد نہ مکتوبا عندھم فی التورۃ و الانجیل یا مرھم بالمعروف وینھم عن المنکر ویحل لھم الطیبت ویحرم علیھم الخبث ویضع عنھم اصرھم والاغلل التی کانت علیھم. (٩)

ترجمہ: پاتے ہیں جس کو لکھا ہوا۔ اپنے پاس توریت اور انجیل میں کہ حکم دیں ان کو نیکی کا اور روکیں برائی سے اور حلال کریں ان کے لئے پاکیزہ چیزیں اور حرام کر دیں ان پر گندگیوں کو اور اتار دیں ان سے ان کے بوجھ اور سارے طوق جو گلے پڑے ہیں۔

قرآن مجید کی اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے یہ تمام

اوصاف توریت وانجیل میں بیان ہوئے ہیں۔

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے توریت میں لکھا دیکھا " آخری زمانے میں ایک نبی آئے گا جس کی زلفیں ہونگی اپنے پاؤں دھوئے گا۔ کمر میں پٹکا باندھے گا اس کی پیدائش مکہ میں اور وہ مدینہ (یثرب) میں ہجرت کرے گا اس کی امت اللہ تعالیٰ کی کثرت سے پاکی بیان کرے گی اور جب یہ امت قیامت کے دن قبروں سے اٹھے گی تو ان کے ہاتھ پاؤں وضو کی وجہ سے چمکتے ہونگے۔ (۱۰)

احادیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بال مبارک کبھی آدھے کان تک کبھی پورے کان تک اور کبھی شانوں کو چھوجاتے تھے۔ ہاتھ اور پاؤں دھونا وضو کے فرائض میں سے ہیں۔ (۱۱)

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے قیامت کے دن میری امت اس حالت میں بلائی جائے گی کہ ان کے منہ اور ہاتھ آثار وضو سے چمکتے ہونگے تو جس سے ہو سکے وہ چمک زیادہ کرے۔ (۱۲)

جناب رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت مکہ مکرمہ میں ہوئی اور آپ ﷺ نے مدینہ منورہ میں ہجرت فرمائی۔

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے کہ ہم توریت میں یہ لکھا ہوا دیکھتے ہیں۔ " محمد اللہ کے رسول ہیں ان کی جائے پیدائش مکہ اور مقام ہجرت مدینہ ہے، اللہ کے یہ رسول نہ فحش گو ہیں اور نہ بازاری زبان استعمال کرنے والے اور نہ برائی کا بدلہ برائی سے دینے والے بلکہ پیکر عفو و درگزر ہیں۔ (۱۳)

یہ تمام خصائص بھی رسول اللہ ﷺ کے ہیں، رسول اللہ ﷺ بازاری زبان استعمال نہیں کرتے تھے اپنے ہوں یا پرائے سب کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتے، لوگوں کی خطائیں معاف فرمادیتے اور ہمیشہ درگزر سے کام لیتے تھے۔

قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ارشاد ہوتا ہے۔

واذ قال عیسیٰ ابن مریم یبنی اسرآئیل انی رسول اللّٰہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التورٰۃ و مبشراً بر رسول یاتی من بعدی اسمہ احمد (۱۴)

ترجمہ: اور جب کہا عیسیٰ ابن مریم نے کہ اے بنی اسرائیل بیشک میں اللہ کا رسول ہوں تمہاری طرف تصدیق کرتا ہوں اپنے سے پہلی کتاب توریت کی اور بشارت سناتا ہوں اس رسول کی جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔

یوحنا کی انجیل میں ہے" اور میں باپ سے درخواست کرونگا تو وہ تمہیں دوسرا مددگار (۱۵) بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے۔(۱۶)

جب وہ مددگار / فارقلیط دنیا میں تشریف لائیں گے۔ اور وہ ہمیشہ ساتھ یعنی گواہ رہیں گے اس بات کو قرآن مجید نے اس طرح بیان کیا ہے

ویکون الرسول علیکم شهیدا. (۱۷)

ترجمہ: اور یہ رسول تم پر گواہ اور نگراں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے انا ارسلنا الیکم رسولا شاهدا علیکم. (۱۸)

ترجمہ: "بیشک ہم نے بھیجا تم لوگوں کی طرف رسول تم کو گواہ بنا کر"۔

اور فرمایا: انا ارسلنک شاهد و مبشرا و نذیرا . (۱۹)

ترجمہ: "بیشک ہم نے بھیجا آپ کو چشم دید گواہ خوشخبری دینے والا اور ڈرسنانے والا"

ان آیات کریمہ سے واضح ہوا کہ وہ فارقلیط جس کی آمد کی خوشخبری انجیل مقدس میں دی گئی وہ جناب رسول اللہ ﷺ ہیں۔

یوحنا کی انجیل میں ہے" اسکے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کرونگا کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں"۔(۲۰)

یوحنا کی انجیل میں ہے" لیکن جب وہ مددگار آئیگا جس کو میں تمہارے پاس باپ کی طرف سے بھیجونگا۔یعنی سچائی کا روح جو باپ سے صادر ہوتا ہے تو وہ میری گواہی دیگا"۔(۲۱)

جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام اور آپ کی کتاب انجیل مقدس کی بھی تصدیق فرمائی۔

یوحنا کی انجیل میں ہے" لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ

مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئیگا۔ لیکن اگر جاؤنگا تو اسے تمہارے پاس بھیج دونگا۔" (۲۲)

چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد خاتم النبیین ﷺ تشریف لائے۔

یوحنا کی انجیل میں ہے "لیکن جب وہ یعنی سچائی کا روح آئیگا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا۔ اور تمہیں آئندہ کی خبریں دیگا۔ (۲۳)

اس آیت میں رسول اللہ ﷺ کی چند صفات کا تذکرہ کیا گیا ہے، یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ سچ بولتے لوگوں کو سچ بولنے کا حکم دیدیتے۔ رسول ﷺ اہل عرب میں صادق وامین کے لقب سے مشہور تھے۔ آپ کے دشمن بھی آپ کو صادق وامین کہتے تھے۔ اب رہا سچائی کی راہ دکھانا تو جو صادق ہوگا تو وہ ہمیشہ سچ بولے گا اور لوگوں کو سچائی کی راہ دکھائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

و انک لتدعو هم الیٰ صراط مستقیم (۲۴)

ترجمہ: اور بیشک آپ انہیں سیدھی راہ کی جانب بلاتے ہیں۔

سچی بات سکھاتے یہ ہیں   سیدھی راہ چلاتے یہ ہیں

تیسری بات جو بیان کی گئی ہے کہ وہ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہے گا۔ اس بات کو قرآن مجید نے اس طرح بیان کیا ہے کہ:

وما ینطق عن الهویٰ ہ ان هو الا وحی یوحیٰ (۲۵)

ترجمہ: اور وہ کوئی بات اپنی طرف سے نہیں کہتا ان کی ہر بات وحی الٰہی ہے جو کی جاتی ہے۔

چوتھی بات کہ وہ آئندہ ہونے والی خبریں بتائے گا۔ اس بارے میں بے شمار احادیث ملتی ہیں۔

مثلاً: جنگ بدر کے موقع پر عم النبی (ﷺ) حضرت عباس ابن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ میں کفار مکہ کی جانب سے شریک ہوئے تھے اور جنگی قیدیوں میں شامل تھے قیدیوں سے

فدیہ لے کر آزاد کیا جارہا تھا تو جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی باری آئی تو انہوں نے کہا کہ میرے پاس فدیہ دینے کے لئے کچھ نہیں ہے۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا کہ چچا وہ سونا کیا ہوا جو آپ اپنی زوجہ کے پاس رکھ کر آئے ہیں؟ چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو یقین ہو گیا کہ آپ اللہ کے سچے نبی ہیں کیونکہ اس بات کا علم حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور انکی زوجہ محترمہ کے سوا کسی کو نہ تھا۔ (۲۶) یہ بات درست ہے کہ اللہ تعالیٰ انبیاء کرام کو غیب کی باتوں سے آگاہ فرمادیتا ہے بلکہ نبی کے خصائص میں سے ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے علم سے لوگوں کو آگاہ فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وما کان اللّٰہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللّٰہ یجتبی من رسلہ من یشآء (۲۷)

ترجمہ: اور اللہ آگاہی نہیں بخشتے تم سب کو غیب پر لیکن اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جسے چاہے۔

اور فرمایا: **ذلک من انبآء الغیب نوحیہ الیک (۲۸)**

ترجمہ: یہ غیب کی خبریں ہیں کہ ہم بتاتے ہیں تمہیں وحی کے ذریعے۔

اور فرمایا: **وما ھو علی الغیب بضنین (۲۹)**

ترجمہ: اور وہ غیب کی باتیں بتانے میں بخیل نہیں ہیں۔

لیکن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو رسول اللہ ﷺ سے بے جا سوالات کرنے سے منع فرمایا ہے ارشاد ہوتا ہے:

یا ایھا الذین امنوا لا تسئلو عن اشیآء ان تبدلکم تسئو کم (۳۰)

ترجمہ: اے ایمان والو! نہ دریافت کرو ایسی باتیں اگر تمہیں بتادی جائیں تو تمہیں بُری لگیں۔

اللہ تعالیٰ نے جناب رسول اللہ ﷺ کو بشیر و نذیر بنا کر مبعوث فرمایا آپ ﷺ جنت کی خوشخبری سناتے اور جہنم کے عذاب سے ڈراتے آپ نے جہنم کے حالات و واقعات بیان فرمائے تاکہ لوگ گناہوں سے توبہ کریں، آپ نے قرب قیامت میں رونما ہونے والے متعدد واقعات کی نشاندہی فرمائی۔ (۳۱)

شری کرشن مہاراج کہتے ہیں کہ ’’آخری زمانہ میں ایک اوتار سمبل ویپ میں پیدا ہو گا۔ اور اس کی ماں کا نام امتی (آمنہ) ہوگا اور اس اوتار کے باپ کا نام وشنو داس (عبداللہ) ہو گا اور یہ اوتار پہاڑوں کے غاروں (غار حرا) میں پہلے عبادت کرے گا۔ خدا اس کو وہاں سبق دے گا (اقراء باسم ربک الذی خلق) پھر اس کو خدا اس کے ہی خاندان کے لوگ تکلیف دیں گے جس کی وجہ سے وہ مجبور ہو کر شمالی پہاڑوں میں (مدینہ منورہ) چلا جائے گا۔ اس کے چار بھائی (چار خلیفہ) ہونگے۔ جو اس کے دین دھرم (اسلام) کو تمام دنیا میں پھیلائیں گے۔ اور اسکی ایک بہت خوبصورت سرخ رنگ کی چہیتی بیوی (عائشہ) ہوگی اے لوگوں! جب اس اوتار کا ظہور ہو تو تم اسکے قدموں پر اپنا سر رکھ دینا کیونکہ ہدایت اور نجات اسی کے پاس سے حاصل ہوگی۔ (۳۲) یقیناً یہ پیشنگوئی رسول اللہ ﷺ کے لئے ہی کی گئی تھی۔ کیونکہ اس پیشنگوئی میں جن صفات کا تذکرہ کیا گیا ہے وہ تمام صفات رسول اللہ ﷺ کی ہیں۔

کسی نے شری رام چندر جی سے دریافت کیا کہ کتنے درجات ہیں جن کو طے کر کے بندہ خدا سے واصل ہو سکتا ہے؟ شری رام چندر جی نے کہا ’’چودہ درجے طے کرنے کے بعد بندہ خدا سے واصل ہو سکتا ہے‘‘۔ اس نے دریافت کیا کہ کیا آپ نے یہ چودہ درجے طے کر لیے ہیں۔ رام چندر جی نے کہا ’’نہیں میں نے ان چودہ درجوں کو طے نہیں کیا‘‘ اس نے پھر دریافت کیا آپ ان چودہ درجوں کو طے کرنا چاہتے ہیں؟ رام چندر جی نے کہا ’’نہیں میں طے کرنا نہیں چاہتا، ہم اپنے موجودہ درجہ سے آگے نہیں بڑھیں گے‘‘ اس نے پھر دریافت کیا کہ آپ سے پہلے کوئی ایسا شخص گزرا ہے جس نے یہ چودہ درجے طے کر لیئے ہوں؟ انہوں نے کہا ’’نہیں‘‘ اس نے دریافت کیا آپ کے بعد کوئی شخص آئے گا؟ رام چندر جی نے کہا ’’ہاں آخری زمانہ میں ایک شخص ایسا آنے والا ہے جو یہ سب درجات طے کر لے گا‘‘ اس نے دریافت کیا اس شخص کا نام کیا ہوگا؟ آپ نے کہا ’’محمد‘‘ (ﷺ) اس نے دریافت کیا وہ کہاں پیدا ہو گا۔ کہا ’’وہ ایک پتھروں والے ملک میں پیدا ہو گا اور ہجرت کر کے کھجوروں والے شہر (مدینہ) میں بود و باش اختیار کرے گا اور وہیں سے اس کا دین (اسلام) ساری دھرتی پر پھیلے گا

اور جو کچھ وہ کہے گا وہی کرے گا۔ جو اس دین کو لازم پکڑے گا وہ بیکنٹھ (بہشت) میں جائے گا جو ان کے دامن کو نہ پکڑے گا یا پکڑ کر چھوڑ دے گا (مرتد) وہ نرگ (دوزخ) میں جائے گا۔" اس نے دریافت کیا اس شخص کا لباس کیسا ہوگا اور خوراک کیسی ہوگی؟ آپ نے کہا" پوشاک دھوتی پگیا اور اپنے دین کو پھیلانے کے لئے وہ برچھی تلوار کے ساتھ منکروں سے لڑے گا اور بد دعا سے ملک کو فتح نہ کرے گا۔ (۳۳)

شری رام چندر جی کی پیشین گوئی کے مطابق وہ بلند و بالا شخصیت جناب رسول اللہ ﷺ کی ہے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بہت ہی بلند و بالا مقام عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کی درجہ بندی فرمائی اور ان میں بعض کو بعض پر فضیلت عطا فرمائی اور رسول اللہ ﷺ کو سب سے مکرم و معظم بنایا اس بات کی تصدیق قرآن مجید کی مختلف آیات سے ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

تلک الرسل فضلنا بعضهم علیٰ بعض منهم من کلم الله ورفع بعضهم درجت. (۳۴)

ترجمہ: یہ رسول ہیں ہم نے انہیں بعض کو بعض پر فضیلت دی ان میں سے اللہ نے کسی سے کلام فرمایا اور بلند کیے بعض کے درجات۔

اور فرمایا:

وهو با لافق الاعلیٰ ثم دنا فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنی فاوحی
الی عبده ما اوحی (۳۵)

ترجمہ: اور وہ آسمان کے اونچے کنارے پر تھے پھر قریب ہوا پھر اور قریب تر ہوا وہ جلوہ، تو ان سے دو کمانوں کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم تو وحی فرمائی اپنے بندہ کو جو وحی کی۔

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو ہی بلند نہیں کیا بلکہ آپ کے ذکر کو بھی بلند فرمایا۔

ارشاد ہوتا ہے: ورفعنا لک ذکرک (۳۶)

ترجمہ: اور بلند فرمادیا ہم نے آپ کیلئے آپ کے ذکر کو۔

آپ کے اخلاق کریمہ کے متعلق ارشاد فرمایا: وانک لعلی خلق عظیم (۳۷)

ترجمہ: اور بلاشبہ آپ ﷺ اخلاق کے بڑے درجہ پر فائز ہیں۔

یہ ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آپ کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا جہاں سب آپ کی تعریف بیان کریں گے۔

شری رام چندر جی نے اس بلند و بالا شخصیت کی دیگر صفات بھی بیان کیں، ان کے بھی مصداق رسول اللہ ﷺ ہی ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کا نام نامی اسم گرامی محمد اور احمد ہے آپ کی ولادت با سعادت پتھروں والے ملک (مکۃ المکرمہ) میں ہوئی آپ نے کھجوروں والے شہر مدینہ منورہ میں ہجرت فرمائی اور وہاں ایک اسلامی ریاست قائم کی ساتھ ہی احسن طریقے سے دین کی تبلیغ کا آغاز کیا، بادشاہوں کو خطوط و قاصدوں کے ذریعے اسلام کی دعوت پہنچائی مدینہ منورہ سے ہی دین کی تبلیغ کے لیے وفود دنیا کے چپے چپے کے لئے روانہ ہوئے اور اسلام تمام عالم میں پھیلا۔

رسول اللہ ﷺ کے قول و فعل میں کسی قسم کا تضاد نہیں پایا جاتا تھا جو کہتے تھے وہی کرتے، ہمیشہ حق بات کہتے، سچ بولتے، جھوٹ سے نفرت کرتے، آپ ہمیشہ سادہ غذا تناول فرمایا کرتے تھے۔

کبھی جو کی موٹی روٹی تو کبھی کھجور پانی
تیرا ایسا سادہ کھانا مدنی مدنے والے

رسول اللہ ﷺ نے شب معراج دودھ کے پیالے کو پسند فرمایا، اس پر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ آپ نے فطرت کو پالیا۔

مدینہ منورہ میں مسلمانوں پر جہاد فرض ہوا رسول اللہ ﷺ نے متعدد غزوات میں شرکت فرمائی۔

جناب رسول ﷺ کی آمد سے قبل اہل عرب خصوصاً مدینہ منورہ کے یہود و نصاریٰ رسول ﷺ کی آمد کے منتظر تھے۔ یہودیوں کا یہ طریقہ رہا کہ جب انہیں کسی چیز کی حاجت ہوتی یا کسی سے انکی محاذ آرائی ہوتی تو یہ آخری نبی ﷺ کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تھے

۔اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کے طفیل ان کی دعائیں قبول فرمالیتا تھا۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

و کانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفرو فلما جآء ھم ما عرفو کفرو به فلعنة الله علی الکفرین (۳۸)

ترجمه: اور وہ اس سے پہلے فتح مانگتے تھے کافروں پر تو جب تشریف فرما ہوئے ان کے پاس وہ نبی جسے وہ جانتے تھے تو انکار کر دیا اسکے ماننے سے سو پھٹکار ہو اللہ کی کفر کرنے والوں پر۔

اس آیت میں یہودیوں کو ان کا وہ عمل یاد دلایا گیا ہے جو وہ رسول اللہ ﷺ کی آمد سے قبل کیا کرتے تھے۔انہوں نے مشرکین سے بھی کہا تھا کہ جب وہ آخری نبی تشریف لائیں گے تو ہم ان کے ساتھ مل کر تم سے لڑیں گے۔اس آیت کی تفسیر میں یہودیوں کی اس دعا کو نقل کیا گیا ہے جو وہ رسول ﷺ کی آمد سے قبل کیا کرتے تھے وہ یہ ہے:

اللھم انا نسئلک بحق نبیک الذی وعدتنا ان تبعثه فی آخر الزمان ان تنصرنا الیوم علی عدونا فینصرون

ترجمه: اے اللہ ہم تجھے تیرے اس نبی کا واسطہ دے کر عرض کرتے ہیں جس کی بعثت کا تو نے ہم سے وعدہ فرمایا ہے آج ہمیں اپنے دشمنوں پر فتح نصیب فرما۔(۳۹)

مدینہ منورہ میں یہودی قبائل بنو قریظہ اور بنو نضیر کے علماء رسول اللہ ﷺ کی صفات بیان کیا کرتے تھے اور یہ بھی کہتے تھے کہ جب سرخ ستارہ طلوع ہو گا تو اللہ کے آخری نبی تشریف لائیں گے۔جب سرخ ستارہ طلوع ہوا تو انہوں نے کہا یہ نبی کی پیدائش کا ستارہ ہے اور وہ آخری نبی ہیں۔جن کا نام احمد ہے جو یثرب کی جانب ہجرت کریں گے۔مگر جب رسول اللہ ﷺ یثرب (مدینہ منورہ کا پرانا نام) تشریف لائے تو یہودیوں نے آپ کی نبوت کا انکار کر دیا اور سرکش ہو گئے۔کتب سیرت میں متعدد لوگوں کے واقعات بیان کئے گئے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کی آمد کے منتظر تھے۔

جب تبع بادشاہ مدینہ منورہ آیا تو اس نے یہودی علماء سے کہا کہ میں اس شہر کو تباہ کر

دونگا۔ اس وقت شمعون یہودیوں کا بہت بڑا عالم تھا اس نے بادشاہ سے کہا "اے بادشاہ یہ وہ شہر ہے جس میں بنی اسمٰعیل کے نبی ہجرت کریں گے جو مکہ میں پیدا ہونگے۔ ان کا نام احمد ہو گا۔ یہ ان کی ہجرت گاہ ہے۔ جس جگہ تم ٹھہرے ہوئے ہو ان کے ساتھیوں اور ان کے دشمنوں میں کافی کشت و خون ہوگا۔ (۴۰)

اس واقعہ کے بعد تبع غائبانہ طور پر رسول اللہ ﷺ سے سچی عقیدت اور محبت کرنے لگا اس نے رسول اللہ ﷺ کے قیام کیلئے ایک مکان تعمیر کرایا اور بہت سے علماء کرام کو یہاں آباد کیا اور ان کے لئے قیام و طعام کا اہتمام کیا اور انہیں خوب مال و متاع سے نوازا ساتھ ہی ایک خط لکھا اور انہیں دیا خط میں اس طرح کا مضمون تھا "میں نے گواہی دی احمد پر اس بات کی وہ بھیجا ہوا ہے اللہ تعالیٰ کا اگر میری عمر ان کے ظہور تک رہی تو میں ان کا وزیر اور چچیرا بھائی بنوں گا۔ یہ خط لکھ کر نصیحت کی کہ میرا یہ خط جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دینا۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہی علمائے کرام کی اولاد میں سے تھے جنہیں تبع بادشاہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت کیلئے آباد کیا تھا۔ (۴۱)

حضرت کعب بن لوئی بن غالب جو کہ رسول اللہ ﷺ کی آمد سے تقریباً پانچ سو ساٹھ سال قبل گزرے ہیں وہ ہر جمعہ کو اپنی قوم کو جمع کر کے ایک خطبہ دیا کرتے تھے وہ خطبہ یہ ہے "اپنے حرم کو زینت بخشو اور اس کی تعظیم کرو اور اس سے چمٹ جاؤ یہاں نبی آخر الزماں ﷺ کا ظہور ہونے والا ہے کسی بھی وقت جناب محمد رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئیں گے جو سچی خبریں سنائیں گے۔ قسم خدا کی! اگر میرے کان، آنکھ اور ہاتھ پاؤں تندرست ہوتے تو میں اس وقت انکی مدد کیلئے اٹھ کھڑا ہوتا۔ (۴۲)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پارسی مذہب چھوڑ کر دین حق کی تلاش میں سفر کر رہے تھے انہیں ایک عیسائی راہب نے نصیحت کی کہ "اے بیٹے اب کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہے کہ میں جس کے پاس تمہیں بھیجوں مگر اب ایک نبی کی آمد کا زمانہ قریب ہے جو حرم میں مبعوث ہوں گے، کھجوروں والی زمین میں ہجرت فرمائیں گے آپ کی نبوت کی کھلی کھلی نشانیاں

ہونگی شانوں کے درمیان مہر نبوت ہوگی ہدیہ قبول کریں گے مگر صدقہ تناول نہیں فرمائیں گے۔
اگر تم وہاں پہنچ سکو تو پہنچ جاؤ کیونکہ اب ان کی بعثت کا زمانہ بالکل قریب آ گیا ہے۔

چنانچہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے مدینہ منورہ تشریف لانے کے بعد ملے اور وہ نشانیاں دیکھیں جو راہب نے بیان کی تھیں تو کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔ (۴۳)

حضرت عمرو بن قتادہ بیان کرتے ہیں کہ اہل عرب میں ہمارے بزرگوں سے زیادہ کوئی بھی رسول اللہ ﷺ کے حالات نہیں جانتا تھا۔ ہمارے ساتھ یہود جو اہل کتاب تھے رہتے تھے اور ہم بت پرست تھے یہ لوگ ہم سے کہتے تھے۔ کہ ایک نبی کی آمد آمد ہے ہم ان کی پیروی کریں گے اور تمہیں عاد و ثمود کی طرح تباہ کر دیں گے۔ مگر اللہ نے اپنے پیارے رسول اللہ ﷺ کو بھیجا ہم ایمان لائے اور وہ ایمان نہ لائے بلکہ کفر پر ڈٹ گئے۔ (۴۴)

الغرض تمام الہامی کتب میں رسول اللہ ﷺ کے حالات و واقعات اور آپ کی آمد کی بشارت موجود تھی انبیاء کرام اور ان کے پیروکار لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کی آمد کی خوشخبری دیتے رہے آپ کی آمد کے لئے پیشینگوئیاں کرتے رہے۔ یہود و نصاریٰ سمیت تمام اہل علم حضرات رسول ﷺ کی آمد کے منتظر تھے جب اللہ تعالیٰ کے آخری رسول جلوہ افروز ہوئے تو سب کو ان پر ایمان لانا چاہیے تھا ان کی حمایت کرنا چاہیے تھی مگر بدقسمتی انکی جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو پہچان کر انکار کر دیا آپ ﷺ کی جان کے دشمن ہو گئے۔ اور وہ خوش نصیب لوگ ہیں جو آپ پر ایمان لائے آپ کے انصار بن گئے آپ کے غلام بن کر دنیا کے امام بن گئے اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے ہمیں اسلام پر استقامت نصیب فرمائے۔ آمین

شاکر حسین خان
شمالی کراچی۔ کراچی
۹ ربیع الاول ۱۴۲۳ھ
بمطابق ۲۰ مئی ۲۰۰۲ء

حواشی وحوالہ جات

۱۔ سورۃ آل عمران، آیت ۸۱۔۸۲

۲۔ تفسیر خزائن العرفان، علامہ نعیم الدین مراد آبادی

۳۔ خصائص کبریٰ، علامہ جلال الدین سیوطی، جلد اول، ص ۲۸

۴۔ سورۃ البقرۃ، آیت ۱۲۸۔۱۲۹

۵۔ سورۃ آل عمران، آیت ۱۶۴

۶۔ الوفا باحوال المصطفیٰ (اردو) امام عبدالرحمٰن ابن جوزی ص ۸۸، مطبوعہ فرید بک اسٹال، لاہور

۷۔ خصائص کبری، علامہ جلال الدین سیوطی، جلد اول، ص ۶۵ مطبوعہ حامد اینڈ کمپنی لاہور دسمبر ۱۹۸۹ء۔

۸۔ سورۃ الانبیاء آیت ۱۰۵

۹۔ سورۃ الاعراف آیت ۱۵۷

۱۰۔ شواہد النبوۃ، علامہ عبدالرحمٰن جامی، ص ۳۸۔۳۹، مکتبہ نبویہ، لاہور، ۱۹۹۵ء۔

۱۱۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: یا یھاالذین امنو اذاقمتم الی الصلوۃ فاغسلوا وجوھکم و ایدیکم الی المرافق وامسحوا برءو

سکم وارجلکم الی الکعبین (المائدہ ،آیت ۶)

۱۲۔ صحیح بخاری، کتاب الوضوء ، باب فضل الوضوع والمحجلون من آثار الوضوء

۱۳۔ الوفا باحوال المصطفیٰ (اردو) امام عبدالرحمٰن ابن جوزی ص ۵۵، مطبوعہ فرید بک اسٹال، لاہور

۱۴۔ سورۃ الصف، آیت ۶

۱۵۔ یوحنا کی انجیل مطبوعہ برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی، لاہور، میں مددگار کی جگہ لفظ فارقلیط ہے اور فارقلیط عبرانی زبان کا لفظ ہے عبرانی زبان میں فارقلیط، احمد کو کہتے ہیں اور اس سے مراد جناب رسول اللہ ﷺ ہیں شواہد النبوۃ اور الوفا میں بھی یوحنا کی انجیل کے حوالے سے مددگار کی جگہ فارقلیط آیا ہے۔

۱۶۔ یوحنا، باب ۱۴، آیت ۱۶، مطبوعہ دی گڈ نیوز انٹرنیشنل پاکستان۔

۱۷۔ سورۃ البقرۃ ،آیت ۱۴۳۔

۱۸۔ سورۃ المزمل، آیت ۱۵۔

۱۹۔ سورۃ الفتح، آیت ۸۔

۲۰۔ یوحنا، باب ۱۴، آیت ۳۰۔

۲۱۔ یوحنا، باب ۱۵، آیت ۲۶۔

۲۲۔ یوحنا، باب ۱۶، آیت ۷۔

۲۳۔ یوحنا، باب ۱۶، آیت ۱۳۔

۲۴۔ سورۃ المومنون، آیت ۷۳۔

۲۵۔ سورۃ النجم، آیت ۳۔۴۔

۲۶۔ دلائل النبوۃ، حافظ ابو نعیم اصفہانی ص ۲۲۳۔۲۲۴، مطبوعہ ضیا القرآن پبلیکیشنز، لاہور، جولائی ۱۹۹۹ء۔

۲۷۔ سورۃ آل عمران آیت، ۱۷۹۔

۲۸۔ سورۃ آلعمران آیت، ۴۴۔

۲۹۔ سورۃ التکویر، آیت ۲۴۔

۳۰۔ سورۃ المائدہ، آیت ۱۰۱۔

۳۱۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں ایسی متعدد احادیث موجود ہیں، علامہ عبدالمصطفی اعظمی نے بھی ایک کتاب بنام ''قیامت کب آئیگی'' مرتب کی ہے۔ جس میں انہوں نے ایسی متعدد حدیثوں کو یکجا کیا ہے۔

۳۲۔ فیوض الرحمٰن ترجمہ روح البیان (جلد اوّل)، مترجم علامہ فیض احمد اویسی مطبوعہ مکتبہ اویسیہ رضویہ، بھاولپور، مارچ ۱۹۸۵ء، ص ۹۷۶۔

۳۳۔ ایضاً۔

۳۴۔ سورۃ البقرہ، آیت ۲۵۳۔

۳۵۔ سورۃ النجم، آیت ۷ تا ۱۰۔

۳۶۔ سورۃ الم نشرح، آیت ۴۔

۳۷۔ سورۃ القلم، آیت ۴۔

۳۸۔ سورۃ البقرۃ، آیت ۸۹۔

۳۹۔ تفسیر ضیا القرآن، پیر محمد کرم شاہ الازہری، جلد اول، ص ۴۷،
مطبوعہ ضیا القرآن پبلیکیشنز لاہور ۱۹۹۵ء۔

۴۰۔ خصائص کبری، علامہ جلال الدین سیوطی، جلد اول، ص ۶۰، مطبوعہ حامد اینڈ کمپنی، لاہور، دسمبر ۱۹۸۹ء

۴۱۔ جزب القلوب الی دیار المحبوب، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، شبیر برادرز، لاہور،
۱۹۹۸ء ص ۲۲۔۲۳

۴۲۔ ایضاً۔ ص ۶۲۔

۴۳۔ ایضاً۔ ص ۴۴۔ تا ۴۶

۴۴۔ ایضاً۔ ص ۵۲

سہ ماہی علمی و فکری و تحقیقی مجلہ

التفسیر
کراچی

مؤسس وسرپرست: ڈاکٹر حافظ محمد شکیل اوج

اسلام کے آفاقی پیغام کو عام کرنے کے لئے مجلسِ تفسیر، نے سہ ماہی علمی وفکری و تحقیقی مجلہ بنام "التفسیر" کی اشاعت کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کا ہدف اسلام کے علمی وعملی، فکری و اعتقادی، روحانی و انقلابی، دینی و مذہبی پہلوؤں پر مشتمل مقالات و مضامین کی اشاعت ہے۔

مجلسِ تفسیر مجلّے کے علاوہ بھی مختلف کتب ورسائل اور مقالات کی اشاعت کا اہتمام کرے گی۔ دلچسپی رکھنے والے صاحبانِ علم وفضل اور اربابِ خیر سے رابطے کی درخواست ہے۔

برائے رابطہ: فون/فیکس 021-4802368
موبائل: 0300-2236558
C-43، اسٹاف ٹاؤن، یونیورسٹی کیمپس
جامعہ کراچی